اکبرؔ کی پیشینگوئیاں

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا تھانویؒ نے لسان العصر اکبر الٰہ آبادی مرحوم کو متدین اور عارفِ زمانہ شاعر قرار دیا ہے، موقع کی مناسبت سے ان کے چند مختلف اشعار بے ساختہ یاد آ گئے۔

دل بدل جائیں گے، تعلیم بدل جانے سے

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا — افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

علوم دنیوی کے بحر میں غوطے لگانے سے — زباں گو صاف ہوجاتی ہے، دل طاہر نہیں ہوتا

سنتے ہیں قسطنطنیہ سے خلیفہ رخصت — اور کالج سے امام ابوحنیفہؒ رخصت

نہ کتابوں سے، نہ کالج ہی کے در سے پیدا — دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

یہ بات تو کھری ہے، ہرگز نہیں ہے کھوٹی — عربی میں نظم ملت، بی اے میں صرف روٹی

اب علیگڑھ کی بھی تم تشبیہ لو — اک مہذب پیٹ بس اس کو کہو

پیٹ ہے سب پر مقدم اے عزیز — لیک فکر آخرت ہے اصل چیز

ہوئے اس قدر مہذب، کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا — کٹی عمر ہوٹلوں میں، مرے ہسپتال جاکر

کیا کہیں احباب کیا کارِ نمایاں کر گئے — بی اے کیا، نوکر ہوئے، پنشن ملی، پھر مر گئے

مشرقی سرِ دشمن کو کچل دیتے ہیں — مغربی اس کی طبیعت کو بدل دیتے ہیں

نئی تہذیب میں دقت تو کچھ زیادہ نہیں ہوتی — مذاہب قائم رہتے ہیں، فقط ایمان جاتا ہے

ہمیں معلوم ہے حاصل ہے کیا تعلیم نسواں سے — فقط اتنا کہ ابا اور بھی گھبرائیں اماں سے

حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی — اب ہے شمع انجمن، پہلے چراغِ خانہ تھی

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں — اکبرؔ زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا

پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ تھا کیا ہوا — کہنے لگیں کہ عقل پہ مَردوں کی پڑ گیا

ہم ایسی سب کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں — کہ جن کو پڑھ کے بیٹے، باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

کہاں کا حرام اور کہاں کا حلال؟ — گئی "حائے حطی" بچا "رام لال"

بعد مردن کچھ نہیں، یہ فلسفہ مردود ہے — قوم ہی کو دیکھئے، مردہ ہے اور موجود ہے

بس اب تو بقول جناب اکبر الٰہ آبادی مرحوم یہ صورتِ حال ہے کہ:

علم بذمہ ماسٹر، جسم بدست ڈاکٹر، مال بذمہ آنجناب

مجلس ترجمانِ حق آگرہ